# نماز میں کتنی قراءت کرنا سنت ہے؟



ریفرنس نمبر: SAR7600

تاریخ: 22.11.2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ امام کو کس نماز میں کتنی قراءت کرنا سنت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

وقت کی کمی اور نمازیوں کے تکلیف میں پڑنے کا اندیشہ نہ ہو، تو امام اور منفرد کے لیے سنّت ہے کہ فجر اور ظہر میں طوالِ مفصل میں سے، عصر اور عشاء میں اوساطِ مفصل میں سے اور مغرب میں قصارِ مفصل میں سے کسی سورت کی قراءت کریں اور اگر وقت کم ہے، تو وقت کی رعایت کرتے ہوئے قراءت کی جائے اور اگر سنّت قراءت کرنے سے کسی نمازی کے آزمائش میں پڑنے کا خوف ہے، تو اتنی طویل قراءت کرنا، جائز نہیں، لہذا ایسی صورتِ حال میں اتنی قراءت کرنا ہی سنّت ہے، جس سے مقتدیوں کو آزمائش کا سامنا نہ ہو، جیسا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک دفعہ ایک بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو مختصر فرمایا، کیونکہ اس بچے کی ماں آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے نماز ادا کر رہی تھی۔

**طوال، اوساط اور قصارِ مفصل کی تفصیل:**

طوالِ مفصل: "سورۃ الحجرات" سے "سورۃ البروج" سے پہلے تک۔

اوساطِ مفصل: "سورۃ البروج" سے "سورۃ البینۃ" سے پہلے تک۔

قصارِ مفصل: "سورۃ البینۃ" سے "سورۃ الناس" تک۔

**نماز میں مسنون قراءت کے متعلق** سنن نسائی شریف میں ہے: "عن سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ عن ابي هريرة قال: ما صليت وراء أحد أشبه صلاة برسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم من فلان، قال سليمان: كان يطيل الركعتين الاوليين من الظهر، ويخفف الاخريين، ويخفف العصر، ويقراء في

المغرب بقصار المفصل، ويقراء في العشاء بوسط المفصل ويقراء فی الصبح بطول المفصل"

ترجمہ: حضرت سلیمان بن یسار رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، وہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جو فلاں سے زیادہ نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مشابہ نماز ادا کرتا ہو، حضرت سلیمان نے فرمایا کہ (جس امام کی بات کی تھی) وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں طویل قراءت کرتے اور دوسری دو رکعتوں میں ہلکی، عصر میں کچھ کم قراءت کرتے اور مغرب کی نماز میں قصارِ مفصل سے، عشا میں اوساطِ مفصل اور صبح کی نماز یعنی فجر میں طوالِ مفصل سے قراءت کرتے تھے۔

(سنن النسائی، تخفیف القیام والقراءۃ، جلد1، صفحہ154، مطبوعہ لاہور)

قراءتِ مسنونہ کی مقدار بیان کرتے ہوئے علامہ شمس الدین تمر تاشی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1004ھ) لکھتے ہیں: " يسن فی الحضر لامام ومنفرد طوال المفصّل فی الفجر والظهر واوساطه فی العصر والعشاء وقصاره فی المغرب ای فی كل ركعة سورة" ترجمہ: حالتِ اقامت میں امام اور منفرد دونوں کے لیے فجر اور ظہر میں طوالِ مفصل، عصر اور عشاء میں اوساطِ مفصل اور مغرب میں قصارِ مفصل میں سے پڑھنا سنت ہے، یعنی ہر رکعت میں اِن میں سے ایک سورت (پڑھی جائے گی)۔

(تنویر الابصار ودرمختار مع ردالمحتار، جلد2، صفحہ317، مطبوعہ کوئٹہ)

شیخ الاسلام و المسلمین اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: " قرآن عظیم سورۂ حجرات سے آخر تک مفصل کہلاتا ہے، اس کے تین حصے ہیں، حجرات سے بروج تک طوال مفصل، بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل، لم یکن سے ناس تک قصار مفصل، سنّت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں ہر رکعت میں ایک پوری سورت طوال مفصل سے پڑھی جائے اور عصر و عشاء میں ہر رکعت میں ایک کامل سورت اوساط مفصل سے اور مغرب کی ہر رکعت میں ایک سورت کاملہ قصار مفصل سے، اگر وقت تنگ ہو یا جماعت میں کوئی مریض یا بوڑھا یا کسی شدید ضرورت والا شریک جس پر اتنی دیر میں ایذا و تکلیف و حرج ہو گا، تو اس کا لحاظ کرنا لازم ہے، جس قدر میں وقت مکروہ نہ ہونے پائے اور اس مقتدی کو تکلیف نہ ہو اسی قدر پڑھیں اگرچہ صبح میں " انا اعطینا " و " قل ھواللہ احد " ہوں یہی سنت ہے اور جب یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو اس طریقہ مذکورہ کا

ترک کرنا صبح یا عشاء میں قصار مفصل پڑھنا ضرور خلاف سنت و مکروہ ہے مگر نماز ہو جائے گی۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد6، صفحہ 331، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

**دورانِ قراءت مقتدیوں کی پریشانی کا لحاظ کرنے کے متعلق صحیح بخاری شریف میں ہے:** "عن ابی مسعود الانصاری قال: قال رجل: یارسول اللہ لا اکاد ادرک الصلاۃ مما یطول بنا فلان، فما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی موعظۃ اشد غضبا من یومئذ، فقال: ایھا الناس انکم منفرون فمن صلی بالناس فلیخفف فان فیھم المریض والضعیف وذا الحاجۃ" ترجمہ: حضرت ابو مسعود انصاری رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہو سکتا ہے کہ میں جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کر سکوں اس سبب سے کہ فلاں شخص ہمیں طویل قراءت کے ساتھ نماز پڑھاتا ہے، (حضرت ابو مسعود کہتے ہیں کہ) میں نے نصیحت کرنے کے لحاظ سے اُس دن سے زیادہ کبھی نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جلال میں نہیں دیکھا، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم (لوگوں کو) متنفّر کرتے ہو، تو جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے اُسے چاہیے کہ قراءت میں تخفیف کرے، کیونکہ نمازیوں میں مریض، کمزور اور کام کاج والے بھی ہوتے ہیں۔

(صحیح بخاری، باب الغضب فی الموعظۃ والتعلیم اذارای مایکرہ، جلد1، صفحہ19، مطبوعہ کراچی)

اِس حدیثِ مبارک کی شرح میں علامہ بدرالدین عینی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 855ھ / 1451ء) لکھتے ہیں: "وانما غضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ کرہ التطویل فی الصلاۃ من اجل ان فیھم المریض ونحوہ فاراد الرفق والتیسیر بامتہ ولم یکن نھیہ علیہ الصلوۃ والسلام من التطویل لحرمتہ لانہ علیہ الصلوۃ والسلام کان یصلی فی مسجدہ ویقراء بالسور الطوال مثل سورۃ یوسف وذلک لانہ کان یصلی معہ اجلۃ اصحابہ ومن اکثر ھمہ طلب العلم والصلاۃ" ترجمہ: بلاشبہ نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے غضب اس لیے فرمایا کہ آپ نے جماعت میں بیمار وغیرہ کے موجود ہونے کی وجہ سے نماز کے طول دینے کو ناپسند جانا تھا، تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی امت پر نرمی اور سہولت کا ارادہ فرمایا اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قراءت لمبی کرنے سے منع فرمانا بنفسہ اُس تلاوت کے حرام ہونے کی وجہ سے ہرگز نہیں تھا، کیونکہ نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو خود اپنی مسجد میں امامت کرواتے ہوئے لمبی

سورتیں تلاوت فرمایا کرتے تھے، مثلاً سورۃ یوسف اور یہ (یعنی طویل قراءت اس لیے فرماتے) کہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ جلیل القدر صحابہ اور وہ لوگ نماز ادا کیا کرتے تھے کہ جن کا طلبِ علم اور نماز کے لیے سب سے زیادہ جذبہ ہوا کرتا تھا۔

(عمدۃ القاری، جلد2، کتاب العلم، صفحہ161، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اسی طرح بخاری شریف میں ہے:"عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إني لأقوم في الصلاة أريد أن أطول فيها فأسمع بكاء الصبي فأتجوز في صلاتي، كراهية أن أشق على أمه"ترجمہ: نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں اور میری خواہش ہوتی ہے کہ نماز میں لمبی (قراءت) کروں پھر میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں، تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، کیونکہ مجھے یہ پسند نہیں کہ بچے کی ماں کو مشقت ہو۔

(صحيح بخاري، باب من أخفّ الصلاة عند بكاء الصبي، جلد1، صفحہ98، مطبوعہ کراچی)

شیخ الاسلام و المسلمین اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں:"جماعت میں 999 آدمی دل سے چاہتے ہیں کہ امام بڑی بڑی سورتیں پڑھے، مگر ایک شخص بیمار یا ضعیف بوڑھا یا کسی کام کا ضرورت مند ہے کہ اس پر تطویل بار (بوجھ) ہوگی اسے تکلیف پہنچے گی، تو امام کو حرام ہے کہ تطویل کرے، بلکہ ہزار میں سے اس ایک کے لحاظ سے نماز پڑھائے جس طرح مصطفی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صرف اس عورت اور اُس کے بچے کے خیال سے نمازِ فجر معوّذتین سے پڑھا دی، اور معاذ ابن جبل رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ پر تطویل میں سخت ناراضی فرمائی، یہاں تک کہ رخسارہ مبارک شدّتِ جلال سے سرخ ہو گئے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد6، صفحہ325، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــہ**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

16ربیع الآخر 1443ھ/22نومبر 2021ء

دار الافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net



نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /darulifta ahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے